واعظ الجمعہ

صدر الشریعہ علّامہ امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ

مدیر

ڈاکٹر مفتی محمد اسلم رضا میمن تحسینی

معاونین

مفتی عبد الرشید ہمایوں المدنی

مفتی عبد الرزاق ہنگورو قادری

https: //www.facebook. com/darahlesunnat

صدر الشریعہ علّامہ امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

الحمد لله ربّ العالمين، والصّلاةُ والسّلامُ على خاتمِ الأنبياءِ والمرسَلين، وعلى آلِهِ وصحبهِ أجمعين، أمّا بعد: فأعوذُ باللهِ مِن الشّيطانِ الرّجيم، بسمِ الله الرّحمنِ الرّحيم.

حضور پُرنور، شافعِ یومِ نُشور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں ادب واحترام سے دُرود وسلام کا نذرانہ پیش کیجیے! اللّهمّ صلِّ وسلِّم وبارِك على سيِّدِنا ومولانا وحبيبِنا محمّدٍ وعلى آلِهِ وصَحبهِ أجمعين.

برادرانِ اسلام! برصغیر پاک وہند کے مسلمانوں، بالخصوص اہلِ علم کے یہاں، صدر الشریعہ بدر الطریقہ حضرت علّامہ مفتی امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا نام کسی تعارُف کا محتاج نہیں۔ آپ امامِ اہلِ سنّت، امام احمد رضا خاں رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے مشہور ومعروف خُلفاء میں سے ہیں۔ آپ کی دینی عظمت وعلمی رفعت کی شہرت چار دانگ عالَم میں پھیلی ہوئی ہے، گذشتہ ایک صدی سے دنیائے سُنّیت کے، علاوہ علمی شغف رکھنے والے دیگر مَکاتبِ فکر کے لوگ بھی "بہارِ شریعت" کی صورت میں، آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے علمی فیوض وبرکات سے فیضیاب ہورہے ہیں۔

ولادتِ باسعادت

عزیزانِ محترم! صدر الشریعہ مفتی امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ ۱۳۰۰ھ/۱۸۸۲ء میں مشرقی اُتر پردیش UP (ہندوستان) کے ایک مشہور قصبہ "گھوسی" ضلع مئو (اعظم گڑھ سابقاً) میں پیدا ہوئے، آپ کا تعلّق ایک علمی خانوادے سے تھا، آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے والدِ ماجد حضرت مولانا حکیم جمال الدین رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ، اور دادا حضرت مولانا خدا بخش صاحب رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ علم وفضل اور فنِ طب میں باکمال شخصیت کے مالک تھے، بلکہ خود حضور صدر الشریعہ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ بھی حصولِ علمِ دین کے بعد، کچھ عرصہ تک حکمت کے پیشے سے وابستہ رہے[1]۔

تعلیم وتربیت

حضراتِ گرامی قدر! حضور صدر الشریعہ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے اِبتدائی تعلیم اپنے جدِّ امجد حضرت مولانا خدا بخش رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ سے حاصل کی، کچھ عرصہ اپنے قصبے میں واقع "مدرسہ ناصر العلوم" میں بھی زیرِ تعلیم رہے، بعد ازاں "مدرسہ حنفیہ جونپور" تشریف لے گئے، وہاں علوم وفنون میں مہارت اور درسِ نظامی کی تکمیل کے لیے، استاذُ الکُل حضرت علّامہ ہدایت اللہ خاں رامپوری ثم جونپوری رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی بارگاہ میں، حاضر ہو کر زانوئے تلمذ طے کیے۔ علوم وفنون میں مہارتِ تامّہ حاصل کرنے

---

(۱) دیکھیے: "تذکرۂ خلفائے اعلیٰ حضرت" مولانا محمد امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ، ص۲۰۱۔ و "تذکرۂ صدر الشریعہ" ص۵۔

کے بعد مدرسۃ الحدیث (پیلی بھیت) پہنچے، یہاں اعلیٰ حضرت امام اہل سنّت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے انتہائی عزیز دوست، شیخ المحدثین علّامہ مولانا شاہ وصی احمد محدِّث سُورتی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی بارگاہ میں حاضر ہوکر، دورۂ حدیث شریف مکمل کرنے کی سعادت حاصل کی، اور ۱۳۲۰ھ/۱۹۰۳ء میں سندِ فراغت پائی۔ علومِ دینیہ کی تکمیل کے تقریبًا تین ۳ سال بعد، آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے حکیم عبد الولی (جھوائی ٹولہ، لکھنؤ) سے علمِ طب حاصل کیا، اور ایک سال تک اسے بطورِ پیشہ بھی اپنایا[1]۔

دورانِ تعلیم حضور صدر الشریعہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے ذَوق وشَوق اور علمی اِنہماک کا کیا عالَم تھا، اس بارے حضور محدِّث سُورتی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ارشاد فرمایا کہ "مجھے ساری زندگی میں یہ ایک طالبِ علم ملا، جو محنتی بھی ہے اور سمجھدار بھی، اور علم سے شَوق ودلچسپی بھی رکھتا ہے"[2]۔

درس وتدریس

حضراتِ ذی وقار! حضور صدر الشریعہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی تدریسی خدمات کا اِحاطہ تو اس مختصر سی تحریر میں ممکن نہیں، مختصر یہ کہ آپ انتہائی محنتی اور قابل استاذ تھے، آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا شمار اپنے وقت کے بہترین اساتذہ میں ہوتا تھا، آپ کو پڑھانے کے لیے اگر

---

(۱) دیکھیے: "تذکرۂ خلفائے اعلیٰ حضرت" مولانا محمد امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ، ص۲۰۱- ۲۰۲ ملخّصاً۔

(۲) "حیاتِ صدر الشریعہ" استاذ کی ستائش، ص۲۵۔

اچانک "ہدایہ" جیسی کوئی مشکل کتاب پیش کردی جاتی، تو آپ اُسے اتنے اچھے اور احسن انداز میں پڑھاتے کہ پڑھنے، سننے اور دیکھنے والے دنگ رہ جاتے[۱]۔

صدر الشریعہ مفتی امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ زندگی بھر درس وتدریس میں مشغول رہے، آپ نے سب سے پہلے اپنے استاد حضور محدِّث سُورتی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے مدرسہ میں تدریس کے فرائض انجام دیے، بعدازاں جب آپ طب کے پیشے سے وابستہ ہوگئے تو حضور محدِّث سُورتی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی خواہش پر حکمت کو خیر آباد کہا، اور اعلیٰ حضرت امامِ اہلِ سنّت رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے "مدرسہ منظرِ اسلام" بریلی شریف میں درس وتدریس کا فریضہ انجام دینے لگے[۲]۔

اس کے علاوہ حضور صدر الشریعہ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے "دار العلوم مُعینیہ عثمانیہ" اجمیر شریف، "دار العلوم حافظیہ سعیدیہ" دادوں ضلع علیگڑھ، اور "مَظہر العلوم" کچی باغ بنارس میں بھی سالہاسال تک تدریسی فرائض انجام دے کر، تشنگانِ علم کی سیرابی کا ساماں فرمایا[۳]۔

---

(۱) دیکھیے: "حیاتِ صدر الشریعہ" امتحان گاہ، ص۲۷ ملخّصاً۔

(۲) دیکھیے: "تذکرۂ خلفائے اعلیٰ حضرت" مولانا محمد امجد علی اعظمی، ص۲۰۲ ملخّصاً۔

(۳) ایضاً، ص۲۰۴، ۲۰۵۔

تلامذہ

رفیقانِ ملّت اسلامیہ! حضور صدر الشریعہ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ سے براہِ راست اِکتسابِ فیض کرنے والے تلامذہ (شاگردوں) کا دائرہ بہت وسیع ہے، پاک وہند کے علاوہ بنگال، بلخ، بخارا، سمرقند، افغانستان، ترکی، ایران اور افریقہ جیسے دُور دراز مقامات سے، تشنگانِ علم اپنی پیاس بجھانے کے لیے آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے حلقۂ درس میں شامل ہوئے، آپ کے مشہور ومعروف تلامذہ میں سے چند ایک کے اسمائے گرامی حسبِ ذیل ہیں:

(۱) محدّثِ اعظم پاکستان مولانا سردار احمد رضوی، (۲) مُناظرِ اعظم مولانا حشمت علی خاں، (۳) مولانا محمد الیاس سیالکوٹی، (۴) مولانا محراب الدین پشاوری ثم مکّی، (۵) مولانا اعجاز ولی خاں رضوی، (۶) مولانا حکیم شمس الھدیٰ (فرزندِ اکبر)، (۷) مولانا محمد یحیٰی (فرزند ارجمند)، (۸) مولانا عطاء المصطفٰی اعظمی (فرزند ارجمند)، (۹) مولانا سیّد غلام جیلانی میرٹھی، (۱۰) حافظِ ملّت مولانا عبد العزیز مبارکپوری (بانی جامعہ اشرفیہ، مبارک پور)، (۱۱) مجاہد ملّت مولانا حبیب الرحمن صاحب، (۱۲) مولانا رفاقت حسین کانپوری، (۱۳) مولانا شمس الدین جونپوری، (۱۴) مفتیٔ اعظم پاکستان مفتی وقار الدین (دار العلوم امجدیہ، کراچی)، (۱۵) مولانا تقدّس علی خاں (جامعہ راشدیہ، پیر جو گوٹھ، سندھ)، (۱۶) مولانا قاضی شمس الدین، (۱۷) مولانا سلیمان

بھاگلپوری، (۱۸) مولانا مختار الحق (خطیب اعظم دارالسّلام ٹوبہ، ضلع فیصل آباد)
(۱۹) مولانا محمد علی اجمیری ازہری، (۲۰) اور مولانا قاری محبوب رضا خاں[۱]۔

اولادِ امجاد

حضراتِ گرامی قدر! خالقِ کائنات عزّوجلّ نے حضور صدر الشریعہ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کو نیک اور سعادت مند اولاد سے نوازا، آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے بیٹیوں سمیت اپنی تمام اولاد کو علومِ دینیہ کی تعلیم دی، اللہ تعالیٰ نے آپ کو نو ۹ صاحبزادگان سے نوازا، جن کے اسمائے گرامی درج ذیل ہیں:

(۱) مولانا حکیم شمس الہدیٰ اعظمی، (۲) مولانا محمد یحیٰ، (۳) شیخ الحدیث علّامہ عبد المصطفیٰ اَزہری (دار العلوم امجدیہ کراچی)، (۴) مولانا عطاء المصطفیٰ اعظمی، (۵) مولانا حافظ قاری رضاء المصطفیٰ اعظمی (کراچی)، (٦) محدّثِ کبیر علّامہ ضیاء المصطفیٰ اعظمی (۷) مولانا ثناء المصطفیٰ اعظمی، (۸) مولانا فداء المصطفیٰ اعظمی، (۹) مولانا بہاء المصطفیٰ اعظمی[۲]۔

صدر الشریعہ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے بیٹوں میں اس وقت صرف تین بیٹے حیات ہیں، تینوں ہندوستان میں رہائش پذیر ہیں، ان کے اسمائے گرامی درج ذیل ہیں: (۱) محدّثِ کبیر علّامہ ضیاء المصطفیٰ اعظمی، (۲) مولانا فداء المصطفیٰ اعظمی، (۳) مولانا بہاء المصطفیٰ

---

(۱) "خلفائے امام احمد رضا" ص۵۵-۵٦۔

(۲) ایضًا، ص۵۷ ملخّصاً۔

اعظمی۔ اللہ رب العزت ان حضرات کا سایہ تادیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے، اور ہمیں ان کے فیوض و برکات سے مستفید ہونے کی توفیق مرحمت فرمائے، آمین۔

بیعت و خلافت

عزیزانِ مَن! صدر الشریعہ بدر الطریقہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ امامِ اہلِ سنّت امام احمد رضا خاں رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے دستِ حق پرست پر سلسلۂ عالیہ قادریہ رضویہ میں بیعت ہوئے، اٹھارہ ۱۸ برس تک شیخِ کامل کے فیوض و برکات سے مستفید ہوتے رہے، اور کمال عروج تک پہنچے[۱]۔

۱۸ ذی الحجہ ۱۳۳۳ھ کو حضور سیّدنا شاہ آلِ رسول مارَہروی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے عرسِ پاک کے موقع پر، امامِ اہلِ سنّت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے بغیر کسی طلب کے، صدر الشریعہ مفتی امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو خلافت سے نوازا، اور جملہ سلاسلِ قادریہ قدیمہ وجدیدہ، چشتیہ، نقشبندیہ اور سُہروردیہ کی اجازتِ تامّہ وعامّہ عطا فرمائی، اپنا خلیفۂ مطلق کیا، اور اپنا عمامہ شریف سرِ اقدس سے اُتار کر صدر الشریعہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے سر پر باندھا، اور فرمایا کہ "جملہ وظائف واَذکار واَعمال اور اپنی تمام مرویاتِ حدیث وفقہ وجملہ علوم کی، اور اپنی تمام تصانیف کی بلا استثناء میں اجازتِ تامّہ وعامّہ دیتا ہوں"[۲]۔

---

(۱) دیکھیے: "تذکرۂ خلفائے اعلیٰ حضرت" مولانا محمد امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ، ص ۲۰۲۔

(۲) "حیاتِ صدر الشریعہ" سلاسلِ تصوّف کی خلافت، ص ۴۸، ۴۹۔

فقہی بصیرت

رفیقانِ ملّتِ اسلامیہ! حضور صدر الشریعہ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ ایک ایسی نابغۂ روزگار ہستی تھے، جو صدیوں بعد پیدا ہوتی ہے، اللہ تعالیٰ نے جملہ علوم وفنون میں آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کو مہارتِ تامّہ عطا فرمائی تھی، لیکن تفسیر، حدیث اور فقہ سے آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کو ایک خاص شغف تھا، مزید برآں یہ کہ امامِ اہلِ سنّت کی بارگاہ سے فیضیاب ہوکر، آپ سونے سے کُندن بن گئے۔ "فقہی جُزئیات ہر وقت نوکِ زباں پر رہتی تھیں، آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی اسی خوبی کی بناء پر اعلیٰ حضرت امامِ اہلِ سنّت رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے آپ کو "صدر الشریعہ" کے لقب سے نوازا"[1]۔

امامِ اہلِ سنّت رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ صدر الشریعہ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی فقہی بصیرت اور مہارت کے حوالے سے آپ پر کس قدر اعتماد کرتے تھے؟ اس کا اندازہ اس بات سے لگائیے کہ ایک بار امامِ اہلِ سنّت نے آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے بارے میں ارشاد فرمایا کہ "آپ کے یہاں موجودین میں، تفقُّہ جس کا نام ہے، وہ مولوی امجد علی میں زیادہ پائیے گا! اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ استفتاء سنایا کرتے ہیں، اور جو میں جواب دیتا ہوں لکھتے ہیں، (ان کی) طبیعت اَخّاذ ہے، (اور) طرز سے واقفیت ہوچلی ہے"[2]۔

---

(۱) دیکھیے: "تذکرۂ خلفائے اعلیٰ حضرت" مولانا محمد امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ، ص۲۰۷ ملخّصاً۔

(۲) ایضاً، ص۲۰۳۔

میرے محترم بھائیو! ہزارہا آسان فہم مسائل پر مشتمل تصنیف "بہارِ شریعت"، حضور صدر الشریعہ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی فقہی بصیرت و مہارت کا منہ بولتا ثبوت ہے! آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کا امّتِ مسلمہ پر یہ ایک ایسا احسانِ عظیم ہے، جس کا شاید بدلہ نہ چکایا جا سکے! آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے "بہارِ شریعت" میں عقائد، نماز، روزہ، زکات، حج، قربانی، تجارت اور آدابِ زندگی سمیت، ان تمام ممکنہ مسائل کا اِحاطہ کرنے کی کوشش کی ہے، جو انسان کو اس کی پیدائش سے لے کر وفات تک در پیش آسکتے ہیں۔ صدر الشریعہ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے کس قدر عرق ریزی سے اس کتاب کو مرتّب فرمایا، اس کا اندازہ اس بات سے لگائیے، کہ یہ کتاب مرتّب کرنے میں آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کو تقریبًا ستائیس ۲۷ سال کا عرصہ لگا، ان ۲۷ سالوں میں جب بھی آپ کو تحریر کے لیے وقت میسّر آتا، آپ کچھ نہ کچھ صفحات تحریر فرما لیتے تھے۔ اس کتاب میں سینکڑوں عربی کتب سے مفتٰی بہ اقوال (یعنی علمائے امّت کے وہ اقوال جن کے مُطابق فتوی دیا جاتا ہے) کو چن چن کر، نہ صرف یکجا کر دیا گیا ہے، بلکہ ہر ہر موضوع کی مُناسبت سے سینکڑوں آیات و احادیثِ مبارکہ بھی درج کی گئی ہیں۔

فقہی اعتبار سے یہ کتاب کتنی اہمیت وافادیت کی حامل ہے؟ اس بارے میں خود صدر الشریعہ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں کہ "اگر اورنگزیب عالمگیر رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ (بادشاہ) اس کتاب (بہارِ شریعت) کو دیکھتے، تو مجھے سونے سے تولتے!"[1]۔

---

(۱) "تذکرۂ صدر الشریعہ" ص۴۶۔

اعلیٰ حضرت امامِ اہلِ سنّت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے "بہارِ شریعت" کے ابتدائی حصوں کا بذاتِ خود مُطالعہ فرمایا، اور پھر اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا کہ "آج کل ایسی کتاب کی ضرورت تھی، کہ عوام بھائی سلیس اُردو میں صحیح مسئلے پائیں، اور گمراہی واَغلاط کے مصنوع وملمّع زیوروں کی طرف آنکھ نہ اٹھائیں!"[1]۔

حقیقت یہ ہے کہ اردو زبان میں علمِ فقہ پر، اس معیار وانداز کی کتاب آج تک نہیں لکھی گئی۔ یہ عظیم کتاب اپنے اُسلوب، لب ولہجہ، جمع وتحقیق وتنقیحِ مسائل اور اُصول وفُروع پر مشتمل ہونے کے اعتبار سے، سب سے منفرد وممتاز کتاب ہے، بلکہ بعض اعتبارات سے اس کتاب کا امتیاز، عربی اور فارسی کتبِ فقہ میں بھی واضح دکھائی دیتا ہے!۔

مفتی وقاضیٔ شرع کا منصب

حضراتِ ذی وقار! اعلیٰ حضرت امامِ اہلِ سنّت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے حضور صدر الشریعہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی فقہی مہارت کو دیکھتے ہوئے، علمائے اَعلام کی موجودگی میں آپ کو اور حضور مفتیٔ اعظم مولانا مصطفیٰ رضا خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو مفتی اور قاضیٔ شرع کا منصب عطا کیا، اور ارشاد فرمایا کہ "شریعت کی جانب سے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے، جو اختیار مجھے عطا فرمایا ہے، اس کی بنا پر میں ان دونوں کو اس کام پر مامور کرتا ہوں! نہ صرف مفتی بلکہ شرع کی جانب سے ان دونوں کو قاضی مقرّر کرتا ہوں! کہ ان کے فیصلے کی وہی حیثیت ہوگی، جو ایک قاضیٔ اسلام کی ہوتی ہے"۔ یہ فرمانے کے بعد امامِ

---

(۱) "بہارِ شریعت" تصدیق، حصّہ ۲، ۱/۴۱۴۔

اہلِ سنّت رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے ان دونوں حضرات کو، اپنے سامنے تخت پر بٹھایا اور اس کام کے لیے قلم دوات وغیرہ سپرد کیا[1]۔

تصانیف وتراجم

برادرانِ ملّتِ اسلامیہ! حضور صدر الشریعہ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے ساری زندگی دین کی خدمت میں گزاری، آپ تادمِ زیست قوم وملّت کی رُشد وہدایت کا فریضہ، زبان وقلم کے ذریعے انجام دینے میں مصروفِ عمل رہے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ ایک بہترین مُدرِّس اور خطیب ہونے کے ساتھ ساتھ، ایک اچھے مصنِّف بھی تھے، اگرچہ گوناگوں مصروفیات کے باعث تصنیف کے لیے وقت نکالنا، آپ کے لیے بہت مشکل تھا، اس کے باوجود آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے تصنیف وتالیف کے لیے بھی کچھ نہ کچھ وقت ضرور نکالا، آپ کی جتنی بھی تصانیف ہیں، سب کی سب انتہائی مفید اور مقبولِ عام ہیں۔ آپ کی معروف تصانیف میں سے چند حسبِ ذیل ہیں:

(۱) بہارِ شریعت (۱۷حصّے)، (۲) فتاوی امجدیہ (۴ جلدیں)، (۳) حاشیہ طحاوی شریف، (۴) التحقیق الکامل فی حکم قنوت النوازل، (۵) قامع الواہیات من جامع الجزئیات، (٦) اِتمامِ حجت تامّہ (ہندو مسلم اتحاد کے حامی سیاسی قائدین پر قائم

---

(۱) دیکھیے: "حیاتِ صدر الشریعہ" منصبِ اِفتاء وقضا کی تفویض، ص۴۵۔

کیا گیا سوالنامہ)، (۷) اسلامی قاعدہ (بچوں کے لیے بے جان اشیاء پر مشتمل تصویری قاعدہ)[1]۔

ترجمہ کنزالایمان اور صدر الشریعہ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ

میرے محترم بھائیو! امامِ اہلِ سنّت امام احمد رضا رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کا مشہور و معروف ترجمۂ قرآن "کنزالایمان" آج کئی گھروں میں موجود ہے، یہ قرآن پاک کا صحیح ترین اردو ترجمہ ہے۔ اس کی اہمیت واِفادیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے، کہ اس پر پی ایچ ڈی (Ph.D) لیول کا مقالہ بھی لکھا گیا ہے[2]، اور اس پر ڈاکٹریٹ کی ڈگری بھی ایوارڈ ہو چکی ہے۔ آپ کو یہ جان کر خوشگوار حیرت ہوگی، کہ اپنی تمام تر لفظی ومعنوی رعنائیوں سے مزیّن یہ ترجمۂ قرآن بھی، حضور صدر الشریعہ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی تحریک کا نتیجہ ہے، آپ کے شدیدِ اصرار پر اعلیٰ حضرت امامِ اہلِ سنّت رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے حضور صدر الشریعہ مفتی امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کو یہ ترجمہ اِملاء کروایا[3]۔

---

(۱) دیکھیے: "سیرت صدر الشریعہ" ص۱۰۹- ۱۳۹، ملتقطاً۔

(۲) یہ مقالہ "کنزالایمان اور معروف تراجمِ قرآن" کے نام سے ادارۂ تحقیقاتِ امام احمد رضا کراچی سے شائع ہو چکا ہے۔

(۳) دیکھیے: "تذکرۂ صدر الشریعہ" ترجمۂ کنزالایمان، ص۱۷- ۱۸۔

یقیناً امّتِ مسلمہ کے لیے یہ ترجمۂ قرآن کسی نعمت سے کم نہیں! اللہ کریم حضور صدر الشریعہ کو اس خدمت پر اپنے جوارِ رحمت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے، اور آپ کو نبیٔ کریم ﷺ کے قُربِ خاص کی عظیم نعمت سے نوازے، آمین!۔

وصال

حضور صدر الشریعہ مفتی امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کا وصال شریف ۲ ذی قعدہ ۱۳۶۷ھ/۶ ستمبر ۱۹۴۸ء کو ہوا۔ آپ کا مزار شریف قصبہ گھوسی، ضلع مئو (اعظم گڑھ سابقاً) اُترپردیش UP (ہندوستان) میں ہے[1] اور آج بھی زیارت گاہ عام وخاص ہے۔

دعا

اے اللہ! حضور صدر الشریعہ مفتی امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے مزار پُرانوار پر اپنی کروڑہا کروڑ رحمتیں نازل فرما، ہمیں ان کی خدمات کو یاد رکھنے کی توفیق مرحمت فرما، ہمیں ان کی سیرت سے آگاہی رکھنے اور اس پر عمل پیرا ہونے کی توفیق دے، ہمیں ان کے نقشِ قدم کی پیروی کرتے ہوئے حصول ونشرِ علم دین کا خوب جذبہ عطا فرما۔ اے اللہ! حضور صدر الشریعہ سمیت تمام بزرگانِ دین کے ظاہری وباطنی فیوض وبرکات کو تاقیامت جاری وساری فرما!۔

اے اللہ! ہمارے ظاہر وباطن کو تمام گندگیوں سے پاک وصاف فرما، اپنے حبیبِ کریم ﷺ کے اِرشادات پر عمل کرتے ہوئے قرآن وسُنّت کے مطابق اپنی

---

(۱) "حیاتِ صدر الشریعہ" ص۱۱۔

زندگی سنوارنے، سرکارِ دو عالَم ﷺ اور صحابۂ کِرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی سچی محبّت اور اِخلاص سے بھرپور اِطاعت کی توفیق عطا فرما۔

اے اللہ! ہمیں دینِ اسلام کا وفادار بنائے رکھ، ہمیں سچا پکّا باعمل عاشقِ رسول بنا، ہماری صفوں میں اتّحاد کی فضا پیدا فرما، ہمیں پنج وقتہ باجماعت نمازوں کا پابند بنا، اس میں سستی و کاہلی سے بچا، ہر نیک کام میں اخلاص کی دولت عطا فرما، تمام فرائض وواجبات کی ادائیگی بحسن وخوبی انجام دینے کی بھی توفیق عطا فرما، بخل و کنجوسی سے محفوظ فرما، خوش دلی سے غریبوں محتاجوں کی مدد کرنے کی توفیق عطا فرما۔

ہمیں ملک وقوم کی خدمت اور اس کی حفاظت کی سعادت نصیب فرما، باہمی اتّحاد واتّفاق اور محبت والفت کو مزید مضبوط فرما، ہمیں اَحکامِ شریعت پر صحیح طور پر عمل کی توفیق عطا فرما۔ ہماری دعائیں اپنی بارگاہِ بے کس پناہ میں قبول فرما، ہم تجھ سے تیری رحمتوں کا سوال کرتے ہیں، تجھ سے مغفرت چاہتے ہیں، ہر گناہ سے سلامتی و چھٹکارا چاہتے ہیں، ہم تجھ سے تمام بھلائیوں کے طلبگار ہیں، ہمارے غموں کو دُور فرما، ہمارے قرضے اُتار دے، ہمارے بیماروں کو شفایاب کردے، ہماری حاجتیں پوری فرما!۔

اے رب! ہمارے رزقِ حلال میں برکت عطا فرما، ہمیشہ مخلوق کی محتاجی سے محفوظ فرما، اپنی محبت واِطاعت کے ساتھ سچی بندگی کی توفیق عطا فرما، خَلقِ خدا کے لیے ہمارا سینہ کشادہ اور دل نرم فرما، الٰہی! ہمارے اَخلاق اچھے اور ہمارے کام عمدہ کر دے، ہمارے اعمالِ حسَنہ قبول فرما، ہمیں تمام گناہوں سے بچا، کفّار کے ظلم وبربریت کے شکار ہمارے فلسطینی و کشمیری مسلمان بہن بھائیوں کو آزادی عطا

فرما، ہندوستان کے مسلمانوں کی جان ومال اور عزّت وآبرو کی حفاظت فرما، ان کے مسائل کو اُن کے حق میں خیر وبرکت کے ساتھ حل فرما۔

وصلّى الله تعالى على خير خلقِه ونورِ عرشِه، سيِّدنا ونبيّنا وحبيبنا وقرّة أعيُننا محمّدٍ، وعلى آله وصحبه أجمعين وبارَك وسلَّم، والحمد لله ربّ العالمين!.